روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61
جلد 47-82 نمبر 78 | جمعرات 2 ذی الحجہ 1417ھ 10 شہادت 1376 ہش 10 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا

خطبہ عید 2 بجے دن ٹیلی کاسٹ ہوگا

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ عید 18-اپریل بروز جمعہ پاکستان کے وقت کے مطابق دن کے دو بجے اسلام آباد ٹلفورڈ لندن سے براہ راست LIVE احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ اسی روز چھ بجے شام (پاکستانی وقت) خطبہ کی ریکارڈنگ دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوگی۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لے کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے۔ یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے کر اور قانون قدرت کے قواعد سے کام نہ لے کر آوے۔ مثلاً کسان اگر تخم ریزی کرنے سے پہلے ہی یہ دعا کرے کہ الٰہی اس کھیت کو ہرا بھرا کر اور پھل پھول لا، تو یہ شوخی اور ٹھٹھا ہے۔ اسی کو خدا کا امتحان اور آزمائش کہتے ہیں، جس سے منع کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ خدا کو مت آزماؤ۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام کے مائدہ مانگنے کے قصہ میں اس امر کو بوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ اس پر غور کرو اور سوچو۔

(ملفوظات جلد اول ص 78)

خدا تعالیٰ کی محبت پوشیدہ نہیں رہ سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میرے نزدیک یہ دعویٰ کرنا کہ خدا تعالیٰ سے محبت ہے۔ مگر اس کے آثار کا ظاہر نہ ہونا ایک مجنونانہ دعویٰ ہے۔ اور جو شخص اس طرح دعویٰ کرتا ہے۔ وہ یا تو خود مجنون ہے۔ یا دوسروں کو مجنون سمجھتا ہے۔ یا پھر اس کی عقل پر ایسا پردہ پڑ گیا ہے کہ اتنی بڑی غلطی کرتا ہے اور سمجھتا نہیں۔ یا وہ ایک بڑا شریر اور بدمعاش آدمی ہے کہ اتنا بڑا جھوٹا دعویٰ کر کے خیال کرتا ہے کہ تمام لوگ پاگل اور مجنون ہیں۔ جو اس کے دعویٰ کو صحیح سمجھ لیں گے۔ کیونکہ جس طرح سر پر آئے ہوئے سورج کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے بھی واضح طور پر اس کے دعویٰ کا جھوٹا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس سے زیادہ پاگل اور مجنون کوئی نہیں ہو سکتا۔ مگر دنیا میں ایسے لوگ ہیں اور ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں کروڑوں پائے جاتے ہیں جس سے یقیناً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یا تو دنیا میں عقل کا معیار ایسا گر گیا ہے کہ اب جو کچھ بھی بے وقوفی کی بات اس کی طرف منسوب کی جائے وہ جائز اور صحیح ہو جاتی ہے۔ یا یہ کہ شرارت اور بدی عُجب اور تکبر اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ ہر ایک انسان خیال کرتا ہے کہ میرے جیسا عقل مند اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ میں جو چاہوں گا۔ دوسروں سے منوالوں گا۔ ان دو نتائج کے سوا اور کوئی نتیجہ نہیں جو نکلے۔ کیونکہ ہم روزانہ دیکھتے ہیں۔ صبح و شام دیکھتے ہیں۔ ایک نہیں دو نہیں۔ سینکڑوں اور ہزاروں آدمی جو ہمارے سامنے آتے ہیں مختلف پیشے کرتے ہیں۔ مختلف طرز عمل رکھتے ہیں۔ ان کی زندگیوں میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جو بالکل جھوٹا اور باطل دعویٰ ہوتا ہے۔

پس تم خوب یاد رکھو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ محبت۔ پیار اور عشق کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو چھپ سکے اس کا چھپانا ناممکن ہے۔ اور قطعاً ناممکن ہے۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ ہمیں محبت تو ہے۔ مگر ہم اس کا اظہار نہیں کرنا چاہتے، لیکن یہ جھوٹ اور فریب ہے۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں بعض ایسے لوگ تھے جو آپ کی مجلس میں نہ آتے تھے۔ جب ان پر اعتراض ہوا تو کہہ دیا ہمیں حضرت صاحب سے محبت تو ہے۔ مگر ہم اسے ظاہر نہیں کرتے۔ آخر ایسے ہی لوگوں کو ٹھوکر لگی۔ تو کبھی ممکن ہی نہیں کہ محبت ہو اور پوشیدہ رہے۔

(از خطبہ 24۔ ستمبر 1920ء)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم
جلسہ سالانہ ربوہ

اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان

○ سال 1996ء میں ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع اسناد خوشنودی کے حق دار قرار پائے ہیں۔

ان کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ جو حضرت صاحب نے منظور فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز امبارک فرمائے آمین۔

1 نظامت ضلع اسلام آباد اول۔ ناظم ضلع مکرم چوہدری عبدالواحد ورک صاحب

2 نظامت ضلع راجن پور دوم۔ ناظم مکرم چوہدری علی محمد صاحب

3 نظامت ضلع راولپنڈی سوم۔ ناظم ضلع مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

○ مورخہ 30۔ مارچ 1997ء کو ربوہ آتے ہوئے فیصل آباد میں رام دیوالی کے قریب ٹریفک کے ایک دردناک حادثہ میں عزیز فہد (عمر 11 سال) ابن مکرم وسیم احمد صاحب لاہور عزیزہ امتہ المنعم (عمر 7 سال) اور عزیزہ عروج خان، عمر 16 سال بنت مکرم لطیف احمد خان A. V .P حبیب بینک فیصل آباد وفات پا گئے۔ تینوں کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں 31۔ مارچ کو بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان نمبر 1 ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مذکورہ حادثہ میں عزیزہ ناعمہ خان بنت مکرم لطیف احمد خان صاحب، عمر 20 سال جو شدید زخمی ہو گئی تھیں یکم اپریل کو انتقال کر گئیں اگلے روز بعد عصر بیت مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان نمبر 1 ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اسی حادثہ میں زخمی ہونے والے مکرم وسیم احمد صاحب عزیزہ شگفتہ وسیم و حنا وسیم بنت مکرم وسیم احمد صاحب، مکرمہ حمیرا خان بنت مکرم لطیف احمد صاحب الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

احباب کرام سے وفات پانے والے افراد کی بلندی درجات لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے اور زخمیوں کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

10- شہادت 1376 ہش   10 - اپریل 1997ء

خداخوفی کی ضرورت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں۔ تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہو گا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہو گا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے۔ جس سے وہ پھل دار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندرونے پر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے۔ تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔ پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہو۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں اور کاموں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا۔ اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں ہے۔"

دنیا میں جتنی بھی بے راہ روی پائی جاتی ہے اور جتنے جرائم اور گناہ سرزد ہوتے ہیں ان کی اصل بنیاد خوف الٰہی کی کمی ہے۔ حکومتیں قانون تو بناتی ہیں لیکن ہر شخص کے ساتھ کسی ایسے شخص کو متعین نہیں کیا جا سکتا کہ وہ دیکھے کہ وہ قانون توڑ تو نہیں رہا۔ کیونکہ انسانی فطرت جب اپنی کمزوری کا اظہار کرتی ہے تو وہ یہ دیکھ کر کہ کوئی اسے دیکھ نہیں رہا جرم کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ صرف ایک بات اسے ہمیشہ جرم و گناہ سے دور رکھتی ہے اور وہ ہے خداخوفی۔ جب انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے کسی حال میں بھی چھپ نہیں سکتا جو کچھ کروں گا وہ سب اسے معلوم ہو جائے گا۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ وہ میرے برے کاموں کی سزا دے سکتا ہے تو انسان کسی برے کام سے کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے وہ دراصل جرم و گناہ کا اسی وقت مرتکب ہوتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ اسے کوئی دیکھ نہیں رہا۔

پس اس ارشاد میں حضرت صاحب نے خداخوفی کا جو ذکر فرمایا ہے اگر اسے ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے اور اس کے مطابق کام کیا جائے تو انسان کسی جرم میں ملوث نہیں ہو سکتا۔ کوئی گناہ اس سے سرزد نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان اس بات کی کوشش کرے کہ وہ اپنے تقویٰ و طہارت کا خیال رکھے اور یہ بھی جائزہ لیتا رہے کہ اس نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کے کاموں کا کفیل ہو جاتا ہے۔ اسے غلط راہ پر جانے سے روک لیتا ہے اور اچھے کام کی اسے توفیق دے دیتا ہے۔

پس سب سے زیادہ اہم بات جو انسانی زندگی کو راہ راست پر رکھ سکتی ہے اور دنیا سے جرائم اور گناہ کا خاتمہ کر سکتی ہے وہ خداخوفی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے خداخوفی اس بات کا نام ہے کہ انسان اپنے قول اور فعل کو برابر کرنے کی کوشش کرے۔ اس کا دل پاک ہو اور وہ ہمیشہ یہ سمجھے کہ مجھے کوئی اور دیکھ رہا ہے یا نہیں لیکن خدا تو دیکھ رہا ہے اور خدا صرف دیکھ نہیں رہا وہ میرا مواخذہ بھی کر سکتا ہے۔ مجھے سزا بھی دے سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے انسان کے لئے راہ راست پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ کوئی ہی کام کر رہا ہو اس کی بنیاد یہی ہونی چاہئے کہ خدا ناراض نہ ہو جائے۔ کہ خدا جو مجھے دیکھ رہا ہے وہ میرے اس کام کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھے۔ اور مجھے ہر اچھے کام کی توفیق دے اور ہر برے کام سے بچالے۔ اگر انسان ایسا کرے جیسا کہ حضرت صاحب نے بھی چاہا ہے کہ ہم سب ایسا ہی کریں تو یقیناً ہماری زندگی بہت بہتر بن سکتی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں میں شامل ہیں انہیں دنیا کا قانون کسی برے کام سے روکے یا نہ روکے، وہ از خود رکنے لگتے ہیں اور از خود رکنے کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ ثواب بھی عطا کرتا ہے۔

پس یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اچھا بننے کے لئے خداخوفی نہایت ضروری ہے۔ ہم صرف اور صرف خداخوفی سے ہی سیدھے راستے پر چل سکتے ہیں۔ ورنہ دنیا کے قوانین کی کیا بات ہے ان کو تو کسی نہ کسی رنگ میں توڑا بھی جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خداخوفی عطا کرے اور ہمیں ہمیشہ سیدھے راستے پر رکھے۔

کچھ پوچھ لو، اور تم کچھ بتا دو
حائل رہے کیوں، پردہ ہٹا دو
اک دوسرے سے ملنے کی رسمیں
سوئی ہوئی ہیں، ان کو جگا دو

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر کے ایس راما کرشنا راؤ
مترجم محمد زکریا ورک

دنیا کا سب سے عظیم انسان

جمہوریت کا اعلیٰ تصور

پیغمبر اسلام نے جمہوریت کا اعلیٰ تصور دنیا میں پیش کیا خلیفہ ثانی عمرؓ خلیفہ علی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے داماد' خلیفہ منصور' عباس ابن خلیفہ المامون نیز کئی ایک دوسرے خلفاء اور بادشاہوں کو عام آدمی کی طرح قاضی کے سامنے عدالت میں حاضر ہونا پڑتا تھا ہم بخوبی جانتے ہیں کہ سفید قوموں نے سیاہ فام لوگوں سے کیسا ظالمانہ سلوک کیا۔ چودہ سو سال قبل پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بلال جو ایک حبشی نیگرو غلام تھا اس کے بارہ میں ذرا سوچیں اسلام کے اولین دنوں میں مسلمانوں کو نماز کے لئے بلانے کا عہدہ بہت بڑا سمجھا جاتا تھا جو اس نیگرو غلام کو سونپا گیا' فتح مکہ کے بعد پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو حکم دیا کہ وہ اذان کہے اور اس غلام نے جو سیاہ فام تھا اس کے ہونٹ موٹے کالے سیاہ تھے وہ خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوا خانہ کعبہ جو اسلام کا مقدس ترین مقام تھا' تب ایک مغرور عرب نے آواز لگائی۔ "اے سیاہ فام نیگرو تجھ پر ہلاکت ہو تو مقدس کعبہ کے اوپر کھڑے ہو کر اذان دیتا ہے" اس موقعہ پر پیغمبر اسلام نے دنیا کو جو پیغام دیا۔ (-) ان الفاظ نے اسلام کے خلیفہ کے دل میں ایسا زبردست انقلاب پیدا کیا کہ وہ خلیفہ جو پیدائشی خالص النسل عرب تھا اس نے اپنی بیٹی اس نیگرو کو پیش کر دی اور جب اسلام کے دوسرے خلیفہ عمر امیر المومنین نے اس نیگرو غلام کو آتے دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھے "ہمارا آقا آتا ہے ہمارا آقا تشریف لاتا ہے" قرآن نے ان عربوں میں کیسی عظیم الشان تبدیلی پیدا کی جو اس زمانہ میں کرہ ارض پر مغرور ترین قوم جانے جاتے تھے۔

جرمنی کے معروف شاعر گوئٹے نے قرآن کریم کے بارہ میں اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے "... یہ مقدس کتاب ہر زمانے میں دنیا پر ہمیشہ اپنا زبردست روحانی اثر دکھلاتی رہے گی" ایک اور ادیب کے خیال میں اگلے سو سال میں کسی مذہب کو برطانیہ یا یورپ پر حکومت کرنے کا اگر تھوڑا سا بھی موقعہ ہے تو یہ اسلام ہے.... "پھر ایک اور یورپی مصنف سی ای ہملٹن کے خیال میں... "اسلام انسان کے فطری طور پر بے گناہ ہونے کی تعلیم دیتا ہے یہ کہتا ہے کہ انسان اور انسان' عورت اور عورت ایک ہی نطفہ سے بنے ہیں ایک ہی قسم کی روح رکھتے ہیں نیز وہ ایک جیسی علمی' روحانی' اور اخلاقی استعدادوں سے مزین کئے گئے ہیں۔"

عرب قوم میں یہ روایت چلی آ رہی تھی کہ جو شخص دشمن کو نیزے سے گرا سکے یا تلوار چلانے میں ماہر ہو تو وہ حکومت کرے گا' مگر مذہب اسلام صنف نازک کا دفاع کرنے کے لئے آیا اور اس نے نیا اصول لاگو کیا کہ ہر عورت اپنے والدین کے ترکہ میں وارث ہو گی اسلام نے عورت کو جائیداد رکھنے کا حق دیا جبکہ برطانیہ میں بارہ سو سال بعد 1881ء میں اسلام کے اس انسٹی ٹیوشن کو قبول کیا گیا اور نیا قانون "شادی شدہ عورتوں کا ایکٹ" کہلایا یہ اس ملک کی بات ہے جو جمہوریت کا گہوارہ مانا جاتا ہے پیغمبر اسلام نے صدیوں قبل اعلان فرمایا "عورتوں کے حقوق مقدس ہیں عورت گویا مرد کا نصف حصہ ہے تم پر لازم ہے کہ عورتوں کو دیئے گئے حقوق کی حفاظت کرو"

مذہب اسلام اقتصادی اور سیاسی نظاموں سے براہ راست کوئی سروکار نہیں رکھتا ہے ہاں ضمنی طور پر اسلام انسان کے سیاسی اور اقتصادی امور میں ہدایت کے لئے چند موٹے موٹے اصول وضع کرتا ہے فرنچ مشہور عالم پروفیسر میسگانان Massignon کی رائے کے مطابق اسلام دو متضاد نظریات (آئیڈیلوجیز) کے مابین توازن برقرار رکھتا ہے کیونکہ اس کا مطمح نظر انسان کے کردار کی تشکیل ہے جو کہ کسی بھی تمدن و تہذیب کی بنیادی اینٹ ہے یہ چیز اسلام میں قانون وراثت اور صدقہ و خیرات کے موثر نظام جس کا نام زکوٰۃ ہے نیز اقتصادی امور اور تمام کام جو اینٹی سوشل ہیں جیسے سود' اجارہ داری' اصل زر پر پہلے سے مقرر شدہ منافع' مارکیٹ میں مصنوعی اشیاء کی قلت تا قیمتیں بڑھ جائیں اسلام میں جوئے کی ممانعت ہے۔ مسجدوں' سکولوں ہسپتالوں' پانی کے لئے کنوئیں کھودنا' یتیموں کی کفالت کے لئے گھر بنانا' ایسے کام راست بازی اور نیکی کے اعلیٰ کام تصور کئے جاتے ہیں یتیموں کے لئے گھر بنانے کا تصور سب سے پہلے پیغمبر اسلام نے دنیا کو دیا اور اسلامی حکومتوں نے ہزاروں ایسے گھر تعمیر کئے... دنیا پر یہ احسان اس پیغمبر نے کیا جو خود یتیم تھا۔ برطانوی مصنف تھامس کارلائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یوں گویا ہوتا ہے "... انسانیت کی فطری آواز بلکہ مساوات اور رحمدلی کی صدائے بازگشت جو فطرت کے اس آزاد منش کے دل میں پیدا ہو کر گویا ہوتی ہے...."

ایک مورخ نے کہا ہے کہ ایک جلیل القدر انسان کی پہچان تین چیزوں سے ہوتی ہے۔

(1) اس عظیم انسان کے ہم عصروں نے کیا اسے سچا سمجھا اور کیا وہ صداقت کا پتلا تھا؟

(2) کیا اس نے انسانیت کے لئے ورثہ میں کوئی مستقل رہنے والی چیز چھوڑی؟

(3) کیا وہ اتنا وسیع الخیال تھا کہ وہ اپنے دور کے سٹینڈرڈ سے اونچا اور ارفع تھا؟

اس لسٹ میں اور بھی چیزیں شامل کی جا سکتی ہیں۔ مگر پیغمبر اسلام پر یہ تین ٹیسٹ انتہائی اعلیٰ طریق سے منطبق ہوتے ہیں آخری دو نکات کی مثالیں اس مضمون میں ہم پہلے دے چکے ہیں مگر پہلے نکتہ پر مزید خامہ فرسائی ہم اب یہاں کریں گے....

کیا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہم عصروں نے آپ کو سچا جانا؟

تاریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عصروں نے خواہ وہ آپ کے دوست تھے یا دشمن آپ کے کردار کی اعلیٰ خصوصیات کا اعتراف سب نے کیا۔ آپ کی دیانت داری' اعلیٰ اوصاف' سچا اخلاص' قابل اعتماد' غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ اور عملی زندگی میں یہ باتیں آپ میں اظہر من الشمس تھیں یہودیوں نے آپ کے پیغام پر ایمان لانا ضروری نہ سمجھا مگر انہوں نے بھی آپ کو اپنے معاملات اور قضیوں میں آپ کے غیر جانبدار ہونے کے باعث قاضی بنانا مناسب سمجھا وہ لوگ جو آپ کے پیغام پر ایمان نہ لائے وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے "اے محمد ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے مگر ہم اس کا انکار کرتے ہیں جس نے آپ پر کتاب نازل کی اور وحی بھیجی"۔

ان کا خیال تھا کہ آپ پر جن بھوت کا اثر تھا انہوں نے (-) آپؐ کا علاج کرنا چاہا مگر ان میں جو اہل بصیرت تھے انہوں نے ایک نئی روشنی ایک نئی صبح کو دیکھ لیا تھا اور اس نور کو سمیٹنے میں مصروف ہو گئے۔ پیغمبر اسلام کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ آپ کے نزدیکی رشتہ داروں' آپ کے چچا زاد بھائی' آپ کے بچپن کے جگری دوست جو آپ سے بخوبی واقف تھے یہ تمام کے تمام لوگ آپ کے خدائی پیغام اور مشن کی صداقت کے صمیم قلب سے معترف تھے۔

ان مردوں اور عورتوں نے جو بذات خود نجیب و شریف خاندان والے' انتہائی ذہین اعلیٰ تعلیم یافتہ اور آپ کی زندگی کو بڑے قریب سے جانتے تھے اگر انہوں نے آپ کی زندگی میں ذرا سا بھی دھوکہ' فریب یا ذاتی لالچ اور اپنے مشن میں غیر اعتمادی کا شک پایا ہوتا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی قوم میں روحانی بیداری اور سوشل ریفارم کی عمارت دھڑام سے گر کر شکست و ریخت ہو جاتی۔

اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے ماننے والوں کی آپ سے مجنونانہ وارفتگی اس قدر انتہا درجہ کی تھی کہ انہوں نے ارادی طور پر آپ کو اپنی زندگیوں پر آمر مطلق بنا لیا تھا' آپ کے متبعین نے بلا ارادہ آپ کی خاطر ایذاء رسانی کو مول لیا خطرات میں خود کو جھونکا انہوں نے آپ پر اعتماد کیا۔ آپؐ کی فرمانبرداری کی' خود کو دردناک تکلیفوں میں ڈالا' اور معاشرہ سے اخراج اور بائیکاٹ کے باعث ذہنی کوفت میں ڈال کر موت کا شکار ہو گئے کیا یہ سب کچھ ہونا ممکن تھا اگر انہوں نے اپنے آقا کو اپنے عزم بالجزم میں ڈگمگاتے دیکھا ہوتا؟

اسلام کے آغاز کی تاریخ کا ذرا سرسری مطالعہ کریں مسلمان مردوں اور عورتوں سے جو بہیمانہ سلوک کیا گیا اس سے کلیجہ منہ کو آتا ہے.... حضرت سمیہؓ ایک معصوم عورت کو نیزے سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ یاسر کو عبرت کا نشانہ بنانے کے لئے اس کی ٹانگوں کو دو اونٹوں سے باندھ دیا گیا اور پھر ان اونٹوں کو مخالف سمتوں میں دوڑایا گیا۔ "خباب بن ارت" کو جلتے ہوئے کوئلوں کے بستر پر لٹایا گیا۔ اور آپ کے سینہ پر ایک جابر انسان کی ٹانگ تھی تا آپ ہل نہ سکیں اور یوں آپ کی جلد کے نیچے کی چربی پگھلنے لگی "خباب بن عدیؓ" کو نہایت ظالمانہ طریق سے ہلاک کرنے کے بعد ان کے تمام اعضاء کاٹ دیئے گئے۔ گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا اس ایذاء رسانی کے دوران اس سے پوچھا گیا کہ تم خواہش کرتے ہو کہ تمہاری جگہ اس وقت محمد ہوتے جو اپنے گھر میں اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھے ہیں اس مرد مجاہد نے جواب دیا کہ وہ بصد مسرت خود کو اپنی فیملی کو اور اپنے بچوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے کے لئے تیار ہے اور یہ کہ اسلام کے یہ فرزندان و دختران توحید اپنے دل اور روحیں اپنے آقا کو تحفہ کے طور پر دے چکے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں یہ یقین محکم اور ایمان کامل کیا اس بات کا عظیم الشان ثبوت نہیں کہ محمدؐ اپنے مشن میں مخلص اور مفوضہ کام میں مکمل طور پر مستغرق تھے۔

اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ سوسائٹی میں کوئی نیچے درجہ کے لوگ نہ تھے۔ یہ کم درجہ کے دانشور نہ تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد آغاز اسلام سے ہی ایسے افراد اکٹھے ہو گئے تھے جو مکہ شہر کے بہترین اور نجیب و شریف خاندانوں والے تھے' وہ لوگ مکہ کے اعلیٰ افسران حکومت' رتبہ میں اعلیٰ' دولت مند اور سماج میں عزت سے دیکھے جانے والے لوگ تھے' یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اپنے اعزاء اقرباء تھے جو آپؐ کی زندگی سے بخوبی واقف تھے اسلام کے پہلے چار خلفاء جو زبردست شخصیتوں کے مالک تھے مذہب اسلام کے اس دور میں ہی ایمان کی دولت سے متمتع ہوئے تھے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مطابق "... محمدؐ تمام انبیاء اور مذہبی شخصیتوں میں سے سب سے زیادہ کامیاب نبی تھے.... " مگر قابل غور بات یہ ہے کہ یہ کامیابی کسی حادثہ کا نتیجہ نہ تھی یہ کوئی خوش قسمتی سے ملنے والی چیز نہ تھی یہ اس بات کا ثبوت تھی کہ آپ کے ہم عصروں نے آپ کو سچا جانا یہ آپ کی قابل تعریف اور پر اثر شخصیت کا نتیجہ تھی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کی پوری حقیقت جاننا بڑا دل گردے کا کام ہے میں تو صرف اس کی سرسری جھلک دکھا سکا ہوں آپؐ کی شخصیت یکے بعد دیگرے دلآویز دلکش تصاویر کا آئینہ ہے' یہ دیکھو محمدؐ کبھی نبی کے روپ میں' یہ دیکھو محمدؐ کبھی آرمی جنرل کے روپ میں' کبھی محمدؐ بادشاہ ہیں۔ اور کبھی محمدؐ جنگجو کے روپ میں' کبھی محمدؐ کامیاب بزنس مین اور کبھی محمدؐ داعی اسلام' کبھی محمدؐ فلاسفر کے روپ میں اور کبھی محمدؐ سیاست دان کے روپ میں' اور کبھی محمدؐ کامیاب سحربیان مقرر' اور کبھی محمدؐ مصلح اور کبھی محمدؐ یتیموں کے ملجا' محمدؐ غلاموں کو تحفظ دینے والے' محمدؐ عورتوں کو آزادی دلانے والے' محمدؐ قانون ساز کی حیثیت میں محمدؐ منصف کے روپ میں' اور کبھی محمدؐ ایک ولی اللہ کے رنگ میں۔

اور ان کی زندگی کے یہ بیش بہا منصب' ہر شعبہ حیات میں وہ ہیرو بن کر نمودار ہوتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

احمدی بیگم لاہور

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ

21 مارچ 1997ء کو ایک عزیز کی شادی میں شمولیت کے لئے لاہور سے ربوہ پہنچی۔ مگر شیخوپورہ سے پنڈی بھٹیاں تک سڑک کی ٹوٹ پھوٹ ناقص تعمیر کے سبب پڑے ہوئے گڑھے مسلسل جھٹکے اور ہچکولے دیتے رہے ہر مسافر ہر روز ہی خواہ کسی بھی سواری پر سوار ہو وہ یہ صعوبت سہنے پر مجبور ہے مگر مجھ ایسے کمزور صحت اور عمر رسیدہ لوگ تو ناقابل برداشت اذیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں جسم کا ہر جوڑ شدید دکھن اور انتہائی تھکاوٹ میں مبتلا ہو جاتا ہے مگر ضرورتیں یہ سب سہنے پر مجبور کرتی ہیں۔ سو ایسی ہی کیفیت میں دوپہر کو ربوہ پہنچی مگر شام کے لئے طے کئے پروگرام جس میں سب سے پہلے بہشتی مقبرہ جا کر دعا کا پروگرام شامل تھا وہ تکمیل نہ پا سکے کہ شدید تھکاوٹ دکھن تھی۔ تاہم اگلے دن صبح نو بجے اپنے ہمراہی بیٹے عزیز اثمار اے شیخ اس کی بیوی مبارکہ اثمار اور اپنی نند عزیزہ رشیدہ ارشد کے ساتھ بہشتی مقبرہ پہنچی اپنی عادت کے مطابق پہلے چاردیواری کے اندر بزرگوں کے مزاروں پر دعا کے لئے گئی مگر چند ہی منٹوں میں میری ذہنی کیفیت تبدیل ہونے لگی جیسے جیسے میں قبروں پر پہنچتی گئی ایک انجانی اداسی نے مجھے اپنی بہو سے یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ "آج یہاں کی فضا کیسی لگ رہی ہے" اس نے مجھے دیکھا اور خاموش رہی میں نے ایک نظر تمام مزاروں پر دوڑائی اور بالآخر وہ حضرت سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے مزار پر ٹک گئی اور چند لمحوں کے بعد میرے منہ سے نکلا یہ سب میرے اپنے تھے یہ سب چلے گئے اور پھر سسکیوں نے مجھے گھیر لیا۔ مگر میں نے جلد ہی اپنے آنسو پونچھے اور رشیدہ سے کہا آج یہاں کی فضا کیسی لگ رہی ہے اس نے بھی مجھے دیکھا اور "ہوں" کر کے خاموش ہو گئی۔ میں ان سب کے ساتھ احاطہ سے باہر آنے کے لئے دروازے پر آئی تو اچانک منہ سے نکلا۔ یاران تیزگام نے محمل کو جالیا۔

اور اس کے ساتھ ہی میں ایسی کمزوری یا نیم مردہ حالت میں مبتلا ہو گئی کہ احساس ہونے لگا کہ میں اب چل نہیں سکوں گی اس لئے باہر نکل کر چار دیواری کے پاس کھڑے ہو کر اپنے وفات یافتہ والدین۔ بہن بھائی۔ سسرالی عزیزوں اور دیگر سب کے لئے اجتماعی دعا کی جس میں میرے ہمراہی بھی شامل ہو گئے اور پھر وہاں سے تمام طے شدہ پروگرام ملتوی کر کے گھر لوٹ آئی 23 تاریخ کی شام کو بارات نے جانا تھا مگر گزری کل کی اداسی میرے دل دماغ پر باقی تھی جس پر کنٹرول کر رکھا تھا مبادہ کہ شادی والے گھر کے افراد اس سے متاثر نہ ہوں جبکہ وہ ہر بات کے لئے انحصار بھی مجھ پر کر رہے تھے سہ پہر کو سب بارات کی تیاریوں میں لگے تھے میں نے بھی لباس تبدیل کیا کہ کچھ عورتیں جنہوں نے بارات میں شامل ہونا تھا آئیں اور آپس میں گفتگو کرنے لگیں ایک نے کہا میں جلدی آجاتی مگر میاں خورشید کی خالہ فوت ہوگئی ہیں وہاں سے ہو کر آئی ہوں۔ میں نے پوچھا کون سے میاں خورشید ان کی خالہ کون تھیں وہ بولیں چھوٹی آپا جان کی چچا زاد بہن جو ربوہ سے باہر تھیں۔ وہ نام تو نہ بتا سکیں مگر میں نے کہا لاہور سے تعلق تھا میں نے بہت ڈرتے جھجکتے ہوئے کہ "بشریٰ" نام تھا اس نے کہا ہاں بشریٰ ہی نام تھا یہ سنکر ایک عجب سا عالم مجھ پر طاری ہو گیا مگر میری اس وقت مجبوری تھی کہ انتہائی ہمت سے کام لوں میں نے جنازے کا پوچھا کہ آگیا ہے تو جواب ملا کہ وہ تو رات کو دفن کر دیا گیا ہے۔ میں نے بمشکل تمام گلا گھونٹ لیا سر جھکا لیا چند آنسو نکلے تو منہ چھپا کر اٹھ کھڑی ہوئی کچھ ہومیوپیتھک مسکن دوائیں لیں کہ اس وقت حالات کا تقاضہ یہی تھا اور مجھے رہ رہ کر نصف صدی پیشتر کا امام ثانی کا ایک خطبہ یاد آرہا تھا کہ "خوشی میں غم اور غم میں خوشی کو یاد رکھو" شائد حضرت صاحب نے یہ توازن برقرار رکھنے کے لئے ہی فرمایا تھا مگر میں آج عملاً ایک تازہ خوشی اور تازہ غم میں گھری ہوئی تھی لیکن اس ارشاد امام نے مجھے تھام رکھا تھا۔

بارات کے ساتھ گئی مگر اب گذشتہ 34 گذرے سالوں کے ماہ و سال اور دن ایک ایک کر کے میرے سامنے ایک متحرک فلم بن کر آرہے تھے یہ سال میں نے سیدہ بشریٰ صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے ساتھ لجنہ لاہور کے کاموں میں اکٹھے گزارے تھے ایسا لگتا تھا کہ ہم دونوں ایک لازم و ملزوم ہیں ایک دوسری کے لئے۔ ہر کام میں ساتھ ساتھ رہیں۔ کہیں نصرت گرلز ہائی اسکول کے قیام کے لئے تگ و دو میں مشکل ترین مراحل سے گزریں تو کہیں اس کے قیام کے بعد مالی مشکلات کے باوجود ٹرینڈ اسٹاف تلاش کیا۔ کئی مخالفتوں کے سامنے [illegible] اجتماعات سالانہ کے لئے دو دو ماہ پہلے سر جوڑ کر بیٹھ جاتیں اور پروگرام بناتیں کہ اس بار اس طرح اجتماع کو زیادہ کامیاب بنائیں گے۔ لاہور کے حلقہ جات اور ضلع کے دورے برابر جاری رکھے جاتے۔ شاکرہ (وفات شدہ) کے ساتھ ملکر ناصرات کے لئے بھی جو ہو سکتا سرانجام دینا۔ ان 34 سالوں کی فہرست طویل ہے مگر بالقطع یہ کہ کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دینا سیدہ بشریٰ صاحبہ کا طریقہ تھا ہردم تازہ دم میں نے کبھی بھی ان کے چہرہ پر افسردگی یا مایوسی کے آثار نہ دیکھے تھے ہر میدان کی شہسوار تھیں۔ چہرہ پر مسکراہٹ پھیلی رہتی۔ طبیعت میں پھرتی کا عنصر غالب رہتا۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں دلچسپی گھریلو امور کی انجام دہی غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ کو یہ ہردم تر و تازہ رہ کر انجام دیتیں بسا اوقات ان کی یہ عالی ہمتی مجھے حیرت زدہ کر دیا کرتی تھی کہ دبلی پتلی سی یہ ہستی کس قدر پر عزم ہے کہ کوئی روکاوٹ اس کی راہ نہیں روک سکتی ہر روز وہی ارادے وہی عزائم کہ ہر طور خدمت سلسلہ انجام دینی ہے۔ اور پھر پوری لگن سے انہماک سے کام میں لگ جانا۔ ان کی پھرتیلی طبیعت کا ایک رخ میں نے یہ بھی دیکھا کہ دفتر میں بیٹھ کر ہم کام کر رہی ہیں کسی نے آکر مخاطب کیا ہے تو اگر وہ کچھ لکھ رہی ہوتیں تو نظر مخاطب کرنے والی پر مرکوز کرتے ہوئے قلم باقاعدہ چلا رہی ہوتیں اور جملہ پورا کر لیتی میں نے کئی بار کہا کہ آپ دیکھ ادھر رہی ہیں قلم ادھر چلا رہی ہیں یہ نہ مجھ سے پڑھا جائے گا اور نہ ہی میں نے اس کو ٹھیک کرنا ہے یہ سن کر وہ بڑا خوبصورت سا ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہتیں دیکھیں کہیں غلطی کی ہے؟ میں نے جب بھی ان کے اس گہرے لگاؤ اور ذوق و شوق پر غور کیا یہ خود کو بھلا کر بیماری اور صحت کی تفریق کو مٹا کر خدمت کا جذبہ کیسے ان میں بھرا ہوا ہے تو ان کی اپنی شخصیت کے اس نکھار میں مجھے عظیم والدین کی عظمتیں نظر آئیں اور میرے دل نے ہمیشہ یہ کہا کہ اگر مٹی نم ہو تو بیج بونے اور آبیاری کرنے والوں کی محنتیں ہمیشہ رنگ لایا کرتی ہیں سو یہ عظیم ماں باپ کی عظیم بیٹی انہی کی مظہر ہے۔

آج یہ خدمت کے عزائم میں کھو جانے والی ہستی ہم میں موجود نہیں مگر اس کے نقش مدتوں قائم رہیں گے۔ اس وجود کا یوں چند لمحوں میں اس دنیا سے اٹھ جانا جہاں ایک المیہ ہے وہاں میں یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہوں کہ لجنہ اماء اللہ لاہور کے لئے بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے جاری کردہ سلسلوں میں جو خلا فانی انسانوں کے اٹھ جانے سے پیدا ہوتے ہیں وہ خود ہی ان خلاؤں کو پر کر دیا کرتا ہے اور اگر خدا نے چاہا تو یہ خلا بہت جلد پر ہو جائے گا۔ مگر شرط ممبرات کے عزائم اور جذبوں کی ہے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محترمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کا حامی و ناصر ہو ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

○○○

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

منجانب جماعت احمدیہ برطانیہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک دیرینہ فدائی اور مخلص خادم حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر 23۔ فروری 1997ء کو صبح دس بجے ربوہ میں انتقال فرما گئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ بتاریخ 97-2-28 میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی وفات کی خبر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا کے حق میں تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔

فرمایا حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سادہ مزاج اور سادہ زندگی بسر کرنے والے تھے۔ آپ کے والد چوہدری غلام حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کو خواب میں ولادت سے قبل مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی شکل دکھائی گئی اور کہا گیا کہ یہ بچہ آنے والا ہے اور یہ زندہ رہے گا۔

حضرت مولانا کی ولادت سے قبل ان کے والد صاحب کو نو بچے عطا کئے مگر وہ سب کے سب فوت ہو گئے اور کوئی بھی نہ بچا۔ پھر ان کی ولادت کے بعد دو بیٹیاں پیدا ہوئیں وہ بھی حیات نہ رہیں صرف یہی ایک بچہ تھا جو زندہ رہا۔ حضرت مولانا نے 1928ء میں زندگی وقف کی اور 1935ء میں اپنی خدمات افریقہ میں دعوت الی اللہ کے لئے پیش کیں اور کہا کہ وہ کوئی مالی مطالبہ نہیں کریں گے چنانچہ انہوں نے اس عہد کو باوجود مشکلات در پیش ہونے کے بطیب خاطر نبھایا۔ مہینوں مالی تنگی برداشت کی اور روٹی نمک مرچ کے ساتھ کھاتے رہے۔ لیکن کوئی مالی مطالبہ نہ کیا۔ اپنے نکاح کے جلد ہی بعد افریقہ دعوت الی اللہ کے لئے چلے گئے اور گیارہ سال بعد واپس ہوئے۔ پھر جلد ہی واپس افریقہ چلے گئے۔ اس طرح انہوں نے اپنی فیملی سے الگ رہ کر غانا مغربی افریقہ میں 23 سال دینی خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ مرکز سلسلہ میں 26 سال کا عرصہ سلسلہ کی مختلف اہم ذمہ داریوں کو بجالاتے رہے۔ آپ کو نائب وکیل التبشیر قائمقام وکیل اعلیٰ۔ وکیل التعلیم۔ ناظم دار القضاء کے فرائض سرانجام دینے کی سعادت ملی۔

حضرت مولانا ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب کے داماد اور ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کے بہنوئی تھے۔

ممبران مجلس عاملہ یو۔ کے حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور اپنے فضل و رحم سے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ہم جملہ پسماندگان کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مولانا کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے تا وہ خوبیاں ان کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں آمین۔

امیر جماعت یو۔ کے

ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ اخلاق مین ایک نمونہ ہو معاملات میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ دوسرے کے دل پر اثر پڑے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

شہد کی مکھی چھتے کی ملکہ کیسے بنتی ہے

آج کل شہد کی مکھی پر بہت تحقیق ہو رہی ہے اور شہد کی مکھی پر کئی کتب لکھی جاچکی ہیں۔ جن میں شہد کی مکھی کی عادات۔ اس کے رہنے سہنے کے طریق ان کا نظام یعنی ایک شہد کے چھتے کا نظام کیسے چلتا ہے۔ کارکنوں کے فرائض کیا ہوتے ہیں ایک باقاعدہ فوج ہوتی ہے جو دفاع کے فرائض سرانجام دیتی ہے بعض خوراک کا انتظام کرتی ہیں۔ بعض خدمتگار ہوتی ہیں بعض شاہی خاندان کے افراد ہوتے ہیں۔ شہد کے چھتے میں ایک پورا نظام قائم ہے ان سب پر ملکہ کی حکمرانی ہوتی ہے۔ جس کا حکم سب بجالاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں تازہ تحقیق جو سامنے آئی ہے وہ پودوں کی تحقیق کے نامور ماہر مائیکل سوپ نے کی ہے۔ کہ شہد کے چھتے کی ملکہ تب ہی ملکہ بن سکتی ہے۔ اگر وہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔

جو ملکہ کہلاتی ہے وہ زندگی میں صرف ایک بار نر کے ساتھ جنسی ملاپ کرتی ہے جب ملکہ پانچ چھ دن کی ہو جاتی ہے تو کئی نر مکھیوں کے ساتھ قریبی علاقوں میں جاتی ہے تو کئی نر مکھیوں سے جنسی ملاپ کرتی ہے۔ اور اس سے مختلف نر مکھیوں کی اولاد پیدا ہوتی ہے ان میں سے ملکہ بننے کی صلاحیت صرف چند مکھیوں کو حاصل ہوتی ہے۔

جب انڈے لاروے بن جاتے ہیں تو ان سے کچھ کو شاہی خوراک کھلائی جاتی ہے۔ جو کارکن مکھیاں بڑی محنت سے تیار کرتی ہیں یہ شاہی خوراک کھانے والے لاروے بعد میں ملکہ کا روپ دھارتے ہیں جبکہ عام خوراک کھانے والے لاروے کارکن کے فرائض ادا کرنے والے بنتے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کارکن مکھیاں یہ فیصلہ کیسے کرتی ہیں کہ کن کو شاہی خوراک کھلائی جائے اور کن کو عام خوراک کھلائی جائے۔

ماہرین نے تجربات سے محسوس کیا ہے کہ چند مخصوص مکھیاں جنہیں ہم آسانی کے لئے شاہی جوڑے کہہ سکتے ہیں شہد کی مکھی بہت سی مکھیوں میں سے شاہی مکھیوں کا تعین کیسے کرتی ہیں مگر ابھی تک ماہرین اس راز کو نہیں پاسکے۔

اس راز کی طرف اللہ تعالیٰ نے کلام الٰہی میں فرمایا ہے۔

اور ترے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ تو پہاڑوں میں اور درختوں میں اور جو انگوروں وغیرہ کے لئے لوگ ٹٹیاں بنالیتے ہیں ان میں اپنا گھر بنا۔

پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے تھوڑا تھوڑا کر کے کھا اور اپنے رب کے بنائے ہوئے طریقوں پر جو ترے لئے آسان کئے گئے ہیں۔ چل۔ ان مکھیوں کے پیٹوں سے تمہارے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگوں کی ہوتی ہے اور اس میں لوگوں کے لئے شفا کی خاصیت رکھی گئی ہے جو لوگ سوچ اور فکر سے کام لیتے ہیں ان کے لئے اس میں یقیناً کئی نشان پائے جاتے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب شہد کی مکھی کو وحی کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

یہ وحی استعداد باطنی ہے جو شہد کی مکھی میں پیدا کی گئی ہے اور اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ تمام کائنات کا کارخانہ وحی الٰہی پر چل رہا ہے۔ کسی پر وحی خفی نازل ہوتی ہے کسی پر وحی جلی۔ مگر بہرحال سب کارخانہ وحی پر چل رہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں اور میلانوں پر چل رہی ہر چیز اپنا صحیح فرض ادا کرتی ہے اگر اس طریق کو چھوڑ دے تو کبھی اپنا فرض اچھی طرح ادا نہ کرسکے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی وحی بہت وسیع ہے جانوروں کو بھی وحی ثابت ہوتی ہے۔ اس وحی سے INSTINCT یعنی طبعی میلانوں کی طرف اشارہ ہے اس قسم کی وحی عارضی طور پر انسان کو بھی ہوتی ہے بعض دفعہ یکدم اس کا کوئی خیال آتا ہے جو اس کے لئے مفید ہوتا ہے دنیا کے تمام موجد یہی کہتے ہیں کہ اکثر ایجادوں کا خیال ان کے دل میں یکدم پیدا ہوا یا ایجاد کا خیال تو علمی تحقیق کے سلسلہ میں پیدا ہوا لیکن درمیانی مشکلات کا حل ایک فوری ذہنی لہر کے پیدا ہونے سے حاصل ہوا۔

ایڈیسن جو سب سے بڑا موجد ہے اس نے اپنے متعلق صاف لکھا ہے کہ میں نے ایک ہزار ایجاد کی ہے۔ ان میں سے سب بڑی ایجادیں ایک فوری خیال کی بناء پر ہوئی ہیں درحقیقت یہی وہ کیفیت ہے جسے صوفی لوگ الہام کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

اسی طرح نحل کا بھی بڑا عظیم الشان نظام ہے بعض ماہروں کا خیال ہے کہ انسانوں کے نظام سے ان کا نظام بہتر ہوتا ہے۔ ان کا احساس بعض باتوں میں انسان سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان کے ہر چھتہ میں ایک ملکہ ہوتی ہے سب مکھیاں اس کی پیروی کرتی ہیں۔ ان کی نسلیں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں۔ انسانوں کی طرح سب مل کر نہیں رہتیں۔ جب نئی ملکہ پیدا ہوتی ہے تو پرانی مکھیاں اس کو مارنا چاہتی ہیں۔ تو ساری نئی جوان مکھیاں اس کا پہرہ دیتی ہیں اور مل کر اس کی حفاظت کرتی ہیں۔ وہ ملکہ بڑی ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت علیحدہ چھتہ بناتی ہے پھر ملکہ لڑائی کر کے یا تو پہلی بڑی مکھیوں کو پہلے چھتہ سے نکال دیتی ہے یا شکست کھا کر دوسری جگہ پر چلی جاتی ہے۔ ان کے نظام کی اور بھی تفصیلات ہیں جو حیرت انگیز ہیں۔ خدا تعالیٰ نے نحل کے ذکر کو اس لئے چنا ہے کہ معلوم ہو کہ ایک بالا ہستی ہے جس نے اسے یہ علم دیا ہے اور اس کو ایسا نظام دیا ہے جو خود اس کا سوچا ہوا نہیں ہے۔

نیز اس مثال کو اس لئے چنا ہے کہ شہد کی مکھی کا نظام معمولی غور سے نظر آجاتا ہے اور اس لئے بھی کہ اس سے ایک ایسی غذا پیدا ہوتی ہے جسے انسان نے بہترین سمجھا ہے۔ اس نظام کا اس میں پایا جانا یہ بتاتا ہے کہ اس میں عقل ہے مگر اس کا ایک ہی حالت میں رہنا اور ترقی نہ کرسکنا یہ بتاتا ہے کہ وہ نظام اس کو کسی اور ہستی نے دیا ہے اور باہر سے آیا ہے۔ اس نے خود وہ نظام تیار نہیں کیا۔ (.....کبیر جلد چہارم ص 194)

اس لئے اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو لوگ سوچ اور فکر سے کام لیتے ہیں ان کے لئے اس میں یقیناً کئی نشان پائے جاتے ہیں۔ جب مکھی خدائی وحی کے نتیجہ میں یہ سارے امور ایک ترتیب اور نظام کے تحت سرانجام دیتی ہے۔ تو اے انسان جسے اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے اگر وہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے گا تو کامیاب و کامران ہو کر خدا تعالیٰ کے نور اور لوگوں کے لئے ہدایت اور بھلائی کا موجب ہوگا۔

○○○

○

لفظ پانے لگے اگر تشکیل
ٹوٹ کر گر گئی ہنر کی فصیل

تجربہ ہے نئی محبت کا
ذات کے کربلا میں غم کی سبیل

قابلِ فخر ہو گئے مر کے
ہم، تری چشمِ کج ادا کے قتیل

آج مجھ کو ہی قتل کر بیٹھا
میرے اندر چھپا ہوا قابیل

ہر طرف ایک بے یقینی ہے
کون سمجھے گا ذات کی تمثیل

اس نے تو چند لفظ بولے تھے
ہم نے کی حرف حرف کی تاویل

تو مری روح تک اُتر آیا
تو مرے غم کا ہو گیا ہے کفیل

ایک لمحے کا تذکرہ تھا مگر
داستاں ہو گئی بہت ہی طویل

راج کرتا ہے دل کی بستی پر
ایک شہزادۂ حسین و جمیل

محمود آصف باسط

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری وابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت کا سیاسی بحران

بھارت کے سیاسی بحران کے بارے میں متضاد خبریں آ رہی ہیں۔ ایک طرف کانگرس سے یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ وہ گوڑا حکومت سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے دوسری طرف اخباروں نے جلی سرخیوں سے یہ خبر شائع کی ہے کہ کانگرسی ارکان کے خلاف تحقیقات موخر کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے وزیراعظم گوڑا کا کانگرس سے سمجھوتہ بحال ہونے کی امید ہے۔ یاد رہے کہ جمعہ کے روز بھارتی وزیراعظم دیوی گوڑا لوک سبھا سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ کانگرس نے اگر ان کو ووٹ نہ دیا تو اس روز ان کی حکومت ختم ہو سکتی ہے۔ اگر دیوی گوڑا کی حکومت ختم ہو گئی تو بظاہر کوئی بھی پارٹی حکومت نہیں بنا سکے گی اور زیادہ تر امکان یہی ہے کہ بھارت میں درمیانی مدت کے انتخابات منعقد ہوں گے۔ چنانچہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنے کارکنوں کو انتخابات کی تیاری کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔

بھارت میں سیاسی جماعتوں کے درمیان مذاکرات اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے جو بظاہر کسی نتیجہ میں پر پہنچتا دکھائی نہیں دے رہا۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ کانگرس کے کچھ سینئر لیڈروں کو جس مقدمے کا سامنا ہے اس کی ابتدائی کارروائی حکومت نے موخر کر دی ہے۔ اس سے اس قیاس آرائی نے جنم لیا ہے کہ حکمران اتحاد یونائیڈ فرنٹ اور کانگرس پارٹی کے درمیان کسی قسم کے سمجھوتے کا امکان ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ کانگرس نے حکومت کی حمایت اس لئے واپس لی تھی کہ پولیس کئی ایسے فوجداری کیسوں اور مالی سیکنڈلوں کی تحقیقات کر رہی تھی جس میں کانگرس کے اعلیٰ حکام ملوث تھے۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق مذاکرات جاری ہیں لیکن ابھی تک کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں ہو سکی۔

گزشتہ روز سینئر کانگرسی لیڈر راجیش پائلٹ نے چھوٹی جماعتوں کے بعض لیڈروں سے ملاقاتیں کیں۔ کئی کانگرسی لیڈر موجودہ بحران کو حل کرنے کے لئے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ کانگرس کے ایک اور سینئر لیڈر کا کہنا ہے کہ کانگرس کے صدر کیسری اور دیوی گوڑا کے درمیان اس وقت براہ راست بات چیت ہو گی جب کانگرس اور بائیں بازو کی پارٹیاں اپنے سخت موقف میں نرمی کرنے پر تیار ہوں۔ انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ اگر کانگرس اور متحدہ محاذ کوئی حل نہ نکال سکے تو 11۔ تاریخ کو اعتماد کی تحریک میں ناکامی کے بعد حکومت انتہا پسند بھارتیہ جنتا پارٹی کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔

○○○

برطانیہ میں انتخابی مہم

برطانیہ میں عام انتخابات مئی میں ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں زور و شور سے انتخابی مہم شروع ہو گئی ہے۔ رائے عامہ کے جو جائزے انتخابی مہم کے آغاز سے پہلے حاصل کئے گئے تھے ان کے مطابق برطانیہ میں اپوزیشن لیبر پارٹی حکومتی کنزرویٹو پارٹی کے مقابلے میں زیادہ اکثریت رکھتی ہے۔ اور یہ فرق بھی تھوڑا سا نہیں ہے بلکہ نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ جبکہ عمران خاں کے سسر سرجیمز گولڈ سمتھ کی پارٹی معمولی سی مقبولیت رکھتی ہے اگر رائے عامہ کے جائزے درست ثابت ہوئے تو برطانیہ کے آئندہ وزیراعظم لیبر پارٹی کے سربراہ مسٹر ٹونی بلیئر ہوں گے اور جان میجر کا دور اقتدار ختم ہو جائے گا۔

برطانیہ میں کئی سال سے لیبر پارٹی اقتدار سے باہر ہے۔ پہلے برطانیہ کی آئرن لیڈی مسز مارگریٹ تھیچر نے لمبا عرصہ حکومت کی اور حکومت کرنے کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ ان کے بعد جان میجر نے ایک پوری ٹرم اور ایک نصف ٹرم پوری کی۔ مسز مارگریٹ تھیچر کے مقابلے میں جان میجر اپنی مقبولیت برقرار نہیں رکھ سکے۔ ماضی میں جو انتخابات ہوئے ان میں مسٹر میجر کی مقبولیت کی کمی کا اظہار کیا گیا تھا۔ مگر یہ فرق بہت کم تھا۔ اس کے باوجود جان میجر نے رائے عامہ کے اندازوں کو غلط ثابت کر دیا۔ مگر اب ایک عرصے سے رائے عامہ کے جائزے یہ پیشین گوئی کر رہے ہیں کہ جان میجر مقبول نہیں رہے۔

○○○

کشمیر پر ثالثی مسترد

بھارت نے ایک بار پھر کشمیر کے مسئلے پر ثالثی کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ اس بار ثالثی کی یہ پیشکش غیر جانبدار ملکوں کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ اس سے قبل بھارتی حکومت ایران سمیت کئی ملکوں کی طرف سے ثالثی کی پیشکش کو رد کر چکی ہے۔

بھارتی وزیر خارجہ اندر کمار گجرال نے کہا ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کی تنظیم عالمی سیاست میں آج بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہے انہوں نے کہا کہ اس تنظیم کو اقوام متحدہ کے ڈھانچے میں اصلاحات کے لئے کام کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ غیر جانبدار ملکوں کو ثانوی مرتبے پر نہیں دھکیلا جا سکتا انہیں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مستقل اور غیر مستقل دونوں ارکان کے مرتبے پر کام کرنا چاہئے۔

○○○

غیر جانبدار ملکوں کی کانفرنس

غیر جانبدار ملکوں کی کانفرنس اس بار بھارت میں منعقد ہو رہی ہے۔ اگرچہ بھارت اپنی میزبانی کے ناطے اس تنظیم کی اہمیت بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کی تنظیم عالمی سیاست میں اب کوئی اہم مقام نہیں رکھتی۔ یہ تنظیم امریکہ اور

باقی صفحہ 7 پر

چوہدری خالد سیف اللہ خان نمائندہ الفضل انٹرنیشنل (آسٹریلیا)

مکتوب آسٹریلیا

چین کے مردوں کا خلیج سان فرانسسکو میں ہجوم

کہتے ہیں انسان کا اصلی وطن وہی ہوتا ہے جہاں وہ مرنے کے بعد دفن ہونا چاہے۔ مختلف رنگ و نسل کے لوگ جو آسٹریلیا میں آباد ہیں ان میں سے بہت بڑھاپے کی عمر میں اپنے اصلی وطنوں کو واپس لوٹ جاتے ہیں۔ جو زندگی میں نہیں جا سکتے ان کے جنازے واپس جاتے ہیں۔ لیکن ایسا زیادہ تر آبادکاروں کی پہلی نسل کے لوگ ہی کرتے ہیں بعد کی نسل کے رابطے پچھلے ملکوں سے کمزور پڑ جاتے ہیں اور خال خال ہی واپس زندہ یا مردہ لوٹتے ہیں۔ لوگوں میں طبعاً اپنے مردوں کا احترام بھی پایا جاتا ہے۔ پرانے میں خانہ بدوش قبائل جب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے تو اپنے بزرگوں کی ہڈیاں بھی ساتھ لے جاتے اور نئی جگہ پر دفن کر دیتے۔

خلیج سان فرانسسکو میں ہانگ کانگ کے چینی نسل کے بہت لوگ آباد ہیں وہاں ایک چائنا ٹاؤن بھی ہے اب تک ان کا طریق تھا کہ اپنے مردوں کو تدفین کے لئے ہمیشہ چین بھیجتے تھے لیکن حال ہی میں یہ رجحان الٹ گیا ہے۔ 1997ء میں چین ہانگ کانگ کا کنٹرول سنبھال رہا ہے اور بہت لوگ خلیج سان فرانسسکو کے علاقہ میں آباد ہو رہے ہیں اور آتے ہوئے اپنے بزرگوں کی ہڈیوں اور راکھ کے بکس بھی ساتھ لا رہے ہیں جس سے اس علاقہ میں چینی مردوں کا ہجوم پیدا ہو گیا ہے۔ قبروں کی جگہیں بہت مہنگی ہو گئی ہیں۔ کالما (Colma) کے قصبہ کا رقبہ صرف دو مربع میل ہے جہاں تقریباً 20 لاکھ قبریں ہیں جو یہاں کی زندہ آبادی کے مقابلہ میں دگنی ہیں۔ مرنے کے بعد بھی غریب امیر کا امتیاز قائم ہے۔ غریبوں کے لئے قبریں سستی ہیں اور امیروں کے لئے ایک فیملی پلاٹ کی قیمت 287000 ڈالر ہے جو مکان کی قیمت سے زیادہ ہے۔ یہاں سے مردے بحرالکاہل، چشموں، محرابوں اور خوبصورت درختوں کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ اس شہر میں قبروں کی صنعت خوب عروج پر ہے۔ لگتا ہے چینی آبادکاروں نے ذہنی طور پر اپنے گزشتہ وطنوں سے رابطہ ختم کر لیا ہے اور یہی سوچتے ہیں کہ اب سان فرانسسکو ہی ہمارا وطن ہے اور ہم نے اور ہماری نسلوں نے بس یہیں رہنا اور مرنا ہے۔

(ماخوذ از گارڈین)

ننھی منی بھڑوں کا کارنامہ

یورپ کی ننھی منی بھڑوں (European Wasps) نے گلاب کی پنکھڑیوں کی صحت و خوبصورتی کو قائم کرنے میں بڑا مفید کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ بھڑیں ایڈلیڈ یونیورسٹی نے اٹلی سے درآمد کی تھیں۔

گلاب کے شگوفوں میں یہاں ایک ایسا کیڑا لگ گیا تھا جو ان کو کھا کر بیمار اور بدزیب بنا دیتا تھا۔ پہلے تو کیڑے مار ادویہ سے اس کا علاج کرتے رہے پھر اٹلی سے ان طفیلی بھڑوں کو برآمد کیا جو اپنی خوراک خود پیدا کرنے کی بجائے دوسروں پر پلتی ہیں (Parasitcs) عام طور پر یہ طفیلی کیڑے مکوڑے نکمے سمجھے جاتے ہیں جو دوسروں کا خون چوستے ہیں اور ان کی محنت پر پلتے ہیں، لیکن خدا نے ان کو بھی بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ ان طفیلی قسم کی بھڑوں نے آتے ہی گلاب کو تباہ کرنے والے کیڑوں کے اوپر اپنے ڈیرے ڈال دیئے اور ان پر انڈے دینے شروع کر دیئے۔ جب انڈوں سے بھڑوں کے بچے نکلتے تو وہ مضر کیڑوں کے اجسام کی رطوبتوں کو چوسنے لگتے حتیٰ کہ ان کے وجود کا صرف خول باقی رہ جاتا پھر یہ لاروے بھڑوں میں تبدیل ہونے لگتے اور پھر وہ اپنی خوراک کے لئے مزید مضر کیڑے تلاش کرنے لگتے۔ چونکہ ہر بھڑ مرنے سے پہلے سینکڑوں انڈے دیتی ہے اس لئے ڈیڑھ دو سال کے عرصہ میں یہ بھڑیں اب تک 40 کلومیٹر قطر کے رقبہ میں پھیل چکی ہیں اور گلاب کی پنکھڑیاں پھر سے تروتازہ و توانا ہو گئی ہیں۔ سرسری نگاہ میں انسان جس چیز کو بیکار خیال کرتا ہے وہی بعض دفعہ کتنی مفید ثابت ہوتی ہے۔

فضائی آلودگی میں مضمر فوائد

بظاہر یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ فضائی آلودگی جو زیادہ تر کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس سے پیدا ہوتی ہے اس میں بعض فوائد بھی پنہاں ہیں جب کہ اس کے نقصانات تو ظاہر و باہر ہیں جس سے دنیا کی سبھی حکومتیں پریشان ہیں۔ لیکن اس پر کسی نے نہیں سوچا تھا کہ فضائی آلودگی کا کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں۔ آسٹریلیا کے ایک مشہور تحقیقی ادارہ نے اب اس پر تحقیق کی ہے کہ جب فضا میں آلودگی بڑھ جائے گی تو اس کے فصلوں پر کیا اثر مرتب ہوں گے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ایک ایسا گرین ہاؤس تعمیر کیا گیا جس میں سن 2050ء میں متوقع حالات مصنوعی طور پر پیدا کئے گئے اور اس میں مختلف فصلیں اور پھلدار درخت لگائے گئے۔ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار صنعتی انقلاب سے پہلے 270 پی۔ پی۔ ایم (Parts per Million) تھی جو بڑھ کر اب 350 ہو گئی ہے اور 2050ء میں 450 متوقع ہے۔

اس قدر بڑھی ہوئی کاربن ڈائی آکسائیڈ نے فصلوں اور پھلوں پر حیران کن طور پر خوشگوار اثر ڈالا۔ بٹاویہ قسم کی گندم کا جھاڑ آج کل کے مقابلہ میں دگنا ہو گیا۔ پکنے میں نصف وقت لیا۔ سٹہ اور تنا کہیں زیادہ مضبوط ہو گئے۔ چاول کی پیداوار میں 58% اضافہ ہوا۔ درخت، پودے اور گھاس جلد جلد بڑھے اور پیداوار کہیں زیادہ بڑھ گئی لہٰذا اسی زمین پر دگنی گائیں پالی جا سکیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا بھی عجیب نظام ہے عالم حیوانات اور عالم نباتات ایک دوسرے کے لئے قیام کا موجب بنائے گئے ہیں۔ انسان حیوان آکسیجن کھا کر کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کرتے ہیں جو نباتات کی غذا ہے جبکہ وہ آکسیجن پیدا کرتے ہیں جو انسان اور حیوان کی غذا ہے۔ جب فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ زیادہ ہو گی تو پودے اپنی کاربن کی ضرورت آسانی سے بافراغت حاصل کر کے خوب موٹے تازے ہو جائیں گے۔ اس طرح جوں جوں انسان اور مشینیں زیادہ بڑھیں گی تو ان کی خوراک کے لئے اسی قدر فصلیں زیادہ مقدار میں غذا مہیا کرنے لگیں گی۔ گرمی کے بڑھنے سے بارشیں بڑھیں گی اور بند (Dams) اور نہروں کے ذریعہ زیادہ علاقہ سیراب ہونے لگے گا وغیرہ وغیرہ۔ الغرض وہ خدا جس نے پیدا کیا ہے آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ خوراک مہیا کرنے کا سامان بھی بڑھاتا چلا جائے گا جیسا کہ ماضی میں اب تک ہوتا آیا ہے۔

اگر سطح سمندر صرف ایک میٹر بلند ہو جائے تو کیا ہو؟ زمین سے گیسوں کے اخراج اور گرین ہاؤس اثر کے نتیجہ میں زمین روز بروز گرم ہو رہی ہے۔ بارشوں اور سطح سمندر میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اندازہ ہے کہ سن 2100 تک سطح سمندر 20 تا 90 سنٹی میٹر تک اونچی ہو جائے گی۔ اس اضافہ سے ملائشیا' انڈیا' بنگلہ دیش سمندروں کے ساحل پر آباد شہر اور جزیروں کے کروڑہا افراد اپنی زمینوں اور گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اندازاً ایک سو ملین (دس کروڑ) افراد دوسرے ملکوں میں پناہ لینے پر ہر سال مجبور ہوں گے جس سے آسٹریلیا جیسے ملکوں کو ابھی سے فکر پڑ گئی ہے۔ بہت سے ملکوں کا پورا اقتصادی ڈھانچہ مفلوج ہو کر رہ جائے گا۔

رپورٹ کے مصنف نے کہا کہ ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے مستقبل دن بدن غیر یقینی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آج سے ربع صدی پہلے تک تو یہ کیفیت نہ تھی۔

بقیہ صفحہ 3

یتیم ہونا کسمپرسی کی انتہائی حالت ہے اور آپؑ نے اس حالت میں نمو پائی جبکہ بادشاہت دنیوی وجاہت اور طاقت کی انتہائی حالت ہے اور اس کے ساتھ آپ کا خاتمہ ہوا۔ ایک یتیم بچے سے ایک جلاوطن شہری بنے۔ پھر آپ روحانی و دنیوی دنیا کے آقا بنے' قوم کی قسمت کی لگام آپ کے ہاتھ میں تھی ان کی زندگیوں کا فیصلہ آپ کے فیصلوں پر منتج تھا۔ زندگی کی ان آلائشوں اور آزمائشوں ان تبدیلیوں' دھوپ اور سائے' زندگی کے نشیب و فراز' شوکت و ہیبت اس دنیا کی ہر آگ میں آپ سینہ تان کر کھڑے رہے' اور بالآخر زندگی کے ہر شعبہ میں آپ ایک عدیم المثال شخصیت بن کر ابھرے' آپ کی کامیابیاں زندگی کے ایک خاص شعبہ تک محدود نہیں یہ انسانیت کے ہر شعبہ اور ہر پہلو پر محیط ہیں۔

ooo

بقیہ صفحہ 6

روس کے درمیان سرد جنگ کے دور کی یادگار ہے۔ جب دنیا کئی ممالک ایک یا دوسرے بلاک سے منسلک تھے۔ اس وقت غیر جانبداری کا نعرہ لگایا گیا تھا اور اسے خاصی پذیرائی حاصل ہوئی تھی۔ لیکن سرد جنگ کے دور ہی میں غیر جانبدار ملکوں میں واضح طور پر جانبدار ممالک بھی شامل ہو چکے تھے۔ اس طرح سے یہ تنظیم سرد جنگ کے دنوں میں ہی اپنی افادیت کھو بیٹھی تھی۔ اب جبکہ دنیا میں دو بلاک ہی موجود نہیں ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ غیر جانبدار ممالک کس اعتبار سے غیر جانبدار ہیں۔؟ اب تو یہی بات کہی جا سکتی ہے کہ اس بہانے سے تیسری دنیا کے ممالک مل بیٹھتے ہیں اور عالمی مسائل پر سوچ بچار کر لیتے ہیں اس کے سوا اس کانفرنس کی بظاہر کوئی افادیت اب باقی نہیں رہی۔

ooo

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 10 اپریل 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس(
1-00 میڈیکل معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
2-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔ (11-4-97)(
3-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 97-4-11
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب(
6-00 کمپیوٹر ہر ایک لئے حصہ چہارم (دوبارہ)۔
7-00 صبح۔ اردو کلاس۔
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی تربیتی۔ کلاس خدام الاحمدیہ۔ 1995ء ربوہ۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 11-4-97
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-4-11
12-00 دوپہر۔ میڈیکل معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
12-45 لقاء مع العرب۔
1-50 اردو کلاس(
2-50 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 محفل سوال و جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع محمود ہال لندن۔ 86-3-28۔
6-00 (شام) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 97-4-12۔
8-00 لقاء مع العرب
9-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔
11-00 جرمن پروگرام۔

اتوار 13۔ اپریل 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 97-4-12
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ڈسک۔
7-00 صبح۔ اردو کلاس
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
8-30 حکایات شیریں۔
9-00 بچوں کی ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-4-12
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں
11-00 سرائیکی پروگرام۔ کوئز۔ سیرت۔
12-00 دوپہر۔ تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
12-45 لقاء مع العرب
1-50 اردو کلاس
2-50 بنگلہ پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 محفل سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ محمود ہال لندن۔ از انصار اللہ یو۔ کے (97-3-16)۔
6-00 شام۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 97-4-13۔
7-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ سیمینار پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں۔ امپیریل کالج لندن۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حصہ دوئم۔
11-00 جرمن پروگرام

سوموار 14 اپریل 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس (نیا)۔
1-00 بیت بازی ناصرات الاحمدیہ سانگلہ ہل بمقابلہ نوشہرہ۔
1-30 درس کلام الٰہی۔ نمبر 22۔ (1995) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حصہ دوئم۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ سیمینار ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں امپیریل کالج لندن۔ حصہ دوئم (دوبارہ)۔
7-00 صبح۔ اردو کلاس۔ (دوبارہ)۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 13-4-97
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حصہ دوئم۔ (دوبارہ)۔
11-00 درس کلام الٰہی۔ نمبر 22 (1995) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن۔ (دوبارہ)۔
12-30 (دوپہر) بیت بازی۔ ناصرات الاحمدیہ۔ سانگلہ ہل بمقابلہ۔ نوشہرہ۔ (دوبارہ)۔
12-45 لقاء مع العرب۔
1-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
2-50 بنگلہ پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 شام۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ کبڈی۔ طاہر بلاک بمقابلہ رحمت بلاک۔ ربوہ۔
8-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

اعلان

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے پری پرافیشنسی (Proficiency) ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ 25۔ مئی 97ء کو ہو گا اور گریجوایٹس اور نان گریجوایٹس دونوں اس امتحان کو دینے کے اہل ہیں۔ درخواست فارم 20 روپے کے عوض کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فیصل آباد۔ پشاور۔ ملتان۔ سیالکوٹ۔ کوئٹہ اور حیدر آباد میں واقع انسٹی ٹیوٹ کے علاقائی دفاتر یا منظور کردہ سنٹرز سے دستیاب ہیں۔ مکمل درخواست فارم جمع کرواتے وقت PPT ٹیسٹ فیس جو مبلغ -/700 روپے بنتی ہے بھی جمع کروانی ہو گی۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 اپریل 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 9 - اپریل-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی وزیر خوراک سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ قحط کا کوئی خطرہ نہیں۔ آٹے کا حالیہ بحران مصنوعی ہے۔ صورت حال چند روز میں معمول پر آجائے گی۔ عوام کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ سڑکیں بلاک کرنے، ٹرک لوٹنے اور نظام میں رکاوٹیں ڈالنے والے دشواری میں اضافہ کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو اقتدار سنبھالتے ہی صورت حال کا علم ہو گیا تھا۔ منصوبہ بندی بھی ہوئی مگر سابقہ دور کی پالیسیاں آڑے آگئیں۔

○ بلوچستان کے گورنر عمران اللہ خان کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے۔ بلوچستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس امیر الملک مینگل قائم مقام گورنر بلوچستان ہوں گے۔ گورنر عمران اللہ خان نے 4۔ اپریل کو جو خط صدر مملکت کو لکھا اس میں کہا تھا کہ تبدیل شدہ صورت حال میں میں نے 6 نومبر 1996ء کو گورنر ہاؤس خالی کر دیا تھا لیکن آپ نے مجھے بدستور بطور گورنر کام جاری رکھنے کے لئے کہا۔ جب نواز شریف نے حلف اٹھایا تو میں نے محسوس کیا کہ اب میری ضرورت نہیں۔ لیکن آپ نے پھر مجھے تا حکم ثانی اپنے عہدہ پر کام جاری رکھنے کو کہا۔

○ عید الاضحیہ 18۔ اپریل بروز جمعہ ہو گی۔ رویت ہلال کمیٹی نے 8۔ اپریل کی شام بتایا کہ ذی الحجہ کا چاند نظر آگیا ہے۔

○ کئی مقامات پر آٹا بدستور غائب رہا۔ مختلف جگہوں پر مظاہرے جاری ہیں۔ مظاہرین نے شاہدرہ کے مقام پر جی ٹی روڈ بلاک کر دی۔ شاہدرہ میں شہریوں نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اور نعرہ بازی کی۔ پنجاب کے وزیر خوراک حافظ اقبال خاکوانی نے کہا ہے کہ اس بحران کی ذمہ دار موجودہ حکومت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں استعفیٰ نہیں دوں گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ابھی تو آٹے کا رونا ہے تین چار ماہ بعد گھی بھی نہیں ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ بھارت نواز شریف کے دور میں بات چیت کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ہمارے دور میں وہ تیار نہیں ہوتا تھا۔ انہوں نے لندن روانگی سے قبل ایئرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف سے کسی قسم کے سمجھوتے کی خبریں من گھڑت ہیں آصف زرداری جیل میں بیمار ہیں۔ انہیں علاج کی سہولت فراہم نہیں کی جارہی۔ آج غریب عوام آٹے کے لئے مر رہے ہیں۔ میرا دل ان کے لئے روتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو جو مینڈیٹ ملا ہے وہ ان کا قصور نہیں۔ جو کچھ ہوا صدر اور الیکشن کمیشن نے کیا۔

○ سروسز ٹربیونل، فیملی کورٹس اور سمندری حدود کے تین بل منظور کر لئے گئے۔ اپوزیشن نے قومی اسمبلی سے واک آؤٹ کیا ان بلوں کے تحت خود مختار اداروں کے ملازمین کو سول سرونٹ کا درجہ دے دیا گیا۔ قانون سازی کے طریق پر اپوزیشن نے احتجاج کیا اور واک آؤٹ کیا۔ اپوزیشن کے سید نوید قمر نے کہا کہ جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ جس طریقے سے بل پاس ہو رہے ہیں۔ وہ آرڈیننسوں سے بدتر ہوں گے۔ حکومت جمہوریت کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔ نواز شریف وزارت قانون بھی خود چلانا چاہتے ہیں تو باقی ملک کا کیا بنے گا۔

○ جنوبی افریقہ کو غیر وابستہ تحریک کا نیا چیئرمین منتخب کر لیا گیا ہے۔ وزرائے خارجہ کانفرنس کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ تمام ملک ایک مقررہ مدت میں ایٹمی ہتھیار ختم کر دیں۔ پاکستان کے وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا کہ پاکستان سلامتی کونسل کے مزید ممبروں کو ویٹو کا حق دینے کا مخالف ہے۔

○ سعودی عرب کے شاہ فہد نے کہا ہے کہ حج سیاست سے پاک ہونا چاہئے۔ انہوں نے بتایا کہ دس برسوں میں بیت اللہ شریف کی توسیع پر بیس ارب ڈالر خرچ ہوئے۔ مکہ مکرمہ کی مسجد کی توسیع سے اب بیک وقت 15 لاکھ افراد نماز ادا کر سکیں گے۔

○ سینٹ میں آٹے کے بحران پر بحث کے دوران فاٹا اور پیپلز پارٹی کے ارکان احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے۔

○ پیپلز پارٹی کے نئے سیکرٹری جنرل چوہدری احمد مختار نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو "باجی" سیاست سے نکال کر باوقار جماعت بنائیں گے۔ سیاست میں اب منگتوں اور بوڑھوں کا دور نہیں رہا۔ سرمایہ دار ہی سرمایہ داروں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ہماری اقتدار سے محرومی کی ایک وجہ پریس سے خراب تعلقات بھی تھے۔

○ فیصل آباد پر ڈاکوؤں اور چوروں کا راج ہے۔ کئی گھر لوٹ لئے گئے۔ جیکب آباد کے قریب ڈاکوؤں اور پولیس میں مقابلہ کے دوران پانچ پولیس اہلکار اور 10 ڈاکو جاں بحق ہو گئے۔ پولیس کے 40 جوان کالا پتن کے علاقے سے گزر رہے تھے کہ اچانک ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ 20 جوانوں نے مقابلہ کیا باقی بھاگ گئے۔ ان کی مدد کے لئے مزید اسلحہ اور نفری بھیجی گئی۔ لڑائی رات گئے تک جاری رہی۔

○ بھارت کا سیاسی بحران مزید خراب ہو گیا ہے۔ کانگرس اور یونائیٹڈ فرنٹ کے درمیان مفاہمت کا امکان نظر نہیں آرہا۔

○ روزانہ دو ہزار ٹن گندم اور آٹے کی سمگلنگ افغانستان کو ہو رہی ہے مجموعی طور پر 3800 میٹرک ٹن روزانہ کے حساب سے گندم کی قلت ہے۔

○ امریکی جریدے نیوز ویک کا کہنا ہے کہ تیرھویں ترمیم خون خرابے کے بغیر سیاسی انقلاب ہے۔ نواز شریف نے پاکستان میں فوجی آمریت کی آخری نشانی بھی ختم کر دی۔ لغاری نے الیکشن میں مسلم لیگ کی فتح کو پسند نہیں کیا اور اپنی مرضی کے گورنر لگا دیئے۔ نواز شریف نے چوٹی جا کر صدارتی غبارے سے ہوا نکال دی۔ جرنیلوں کو بھی ایک طرف دیا۔

○ سابق چیف جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ لوگ نہ تو کم علم مولوی کو پسند کرتے ہیں اور نہ وہ ہمارے اسلامی اعتقاد کی نمائندگی کرتا ہے۔ 75 فیصد مولوی اسلام کے اہم ترین کلمے بھی نہیں جانتے۔ آئی اے رحمن نے کہا کہ ہمارے آئین میں غیر مسلم وزیر اعظم تو بن سکتا ہے لیکن حلف اٹھانے کے لئے اسے مسلمان بننا پڑے گا۔

○ ایئر چیف مارشل عباس خٹک نے کہا ہے کہ بھارت اور اسرائیل دفاعی امور میں تعاون کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ اسرائیل پاکستان پر ہوائی حملہ کر دے۔ ہمیں ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

○ وزیر اعظم نے راجن پور اور ڈی جی خان کے تمام اعلیٰ افسروں کو تبدیل کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ مورخہ 97-4-10 بروز جمعرات صبح 9 بجے تا سہ پہر 3 بجے تک بجلی بند رہے گی۔

(واپڈا)

جماعت احمدیہ عالمگیر کو ۲۴ گھنٹے احمدیہ ٹیلی ویژن کی عالمی نشریات جاری کرنے پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

کریسنیٹ گریمر ہائی سکول
فیکٹری ایریا ربوہ
نرسری تا دھم
داخلہ جاری ہے
پرنسپل

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بایوکیمک ادویات رعایتی نرخوں پر، پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعائت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیو پیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی رجسٹرڈ ربوہ** فون: 771 فیکس: 212299

WANTED ELECTRICAL ENGINEER

With 1-3 years experience in Marketing of Electrical Equipment Instruments
Nature of work: To Technically introduce products to clients in Oil, Gas and Power industry

Applications with complete bio-data and one recent photograph should be sent to the Al-Fazal, Rabwah.

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
5 کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508